Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۶ شوال ۱۳۹۴ھ ۱۲ نبوت ۱۳۵۳ہش ۱۲ نومبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۵۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ
احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۲ نبوت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ اطلاع یہ ہے کہ تا حال درد کی تکلیف ہے کل کچھ اسہال کی تکلیف بھی ہو گئی تھی۔ احبابِ جماعت توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنسان اگر خدا داد قویٰ سے کام لے تو وہ یقیناً ولی بن سکتا ہے

خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے اُس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ ہمت نہ ہار بیٹھے یہ بڑی مشکلات نہیں ہیں۔ مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہماری مشکلات آسان کر دی ہیں کیونکہ ہمارے سلوک کی راہیں اور ہیں۔ ہمارے ہاں یہ حالت نہیں ہے کہ کمریں جھک جائیں یا ناخن بڑھا لیں یا پانی میں کھڑے رہیں اور چلہ کشیاں کریں یا اپنے ہاتھ خشک کر لیں اور یہاں تک، نوبت پہنچے کہ اپنی صورتیں بھی مسخ ہو جائیں۔ ان صورتوں کے اختیار کرنے سے بعض لوگ بخیالِ خویش باخدا بننا چاہتے ہیں لیکن مَیں دیکھتا ہوں کہ ایسی ریاضتوں سے خدا کو تو کیا ملنا ہے انسانیت بھی جاتی رہتی ہے لیکن ہمارے سلوک کا یہ طریق ہرگز نہیں ہے بلکہ اسلام نے اِس کے لئے نہایت آسان راہ رکھ دی ہے اور وہ کشادہ راہ وہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ یہ دعا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھلائی ہے تو ایسے طور پر نہیں کہ دُعا تو سکھا دی لیکن سامان کچھ بھی مہیا نہ کیا ہو نہیں بلکہ جہاں دعا سکھلائی ہے وہاں اس کے لئے سامان بھی مہیا کر دیئے ہیں۔ چنانچہ اس سے اگلی سورت میں اُس قبولیت کا اشارہ ہے جہاں فرمایا ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ یہ گویا ایسی دعوت ہے جس کا سامان پہلے سے تیار کر رکھا ہے۔

غرض یہ قویٰ جو انسان کو دیئے گئے ہیں اگر وہ اُن سے کام لے تو یقیناً ولی ہو سکتا ہے۔ مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ اِس اُمّت میں بڑی قوت کے لوگ آتے ہیں جو نور اور صدق اور وفا سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں اِس لئے کوئی شخص اپنے آپ کو ان قویٰ سے محروم نہ سمجھے۔۔۔ خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے اُس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور جس کو تلاش کرنے والا اور طلب کرنیوالا کبھی محروم نہیں رہا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۱)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

پہلا مرحلہ اب ختم ہونے میں ساڑھے تین ماہ باقی ہیں

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا پہلا مرحلہ ۲۸ تبلیغ ۱۳۵۴ہش (مطابق ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء) کو ختم ہو رہا ہے اِس تاریخ تک کل وعدہ کا ۱/۲ وصول ہو جانا چاہیئے۔ اندرون و بیرونِ پاکستان کے احباب نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

قربانی کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ ۳ جنوری ۱۹۰۹ء میں قربانی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

"جو قربانی کرتا ہے اللہ اس پر خاص فضل کرتا ہے۔ اللہ اس کا ولی بن جاتا ہے۔ پھر اسے محبت کا مظہر بناتا ہے۔ پھر اللہ اسے عبودیت بخشتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جس میں لامحدود ترقیاں ہو سکتی ہیں چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی کہا گیا اَسْلِمْ تو انہوں نے کہا اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ خیر جب یہ عبودیت کا تعلق مستحکم ہو جاتا ہے تو پھر اس میں عصمت پیدا ہوتی ہے اور خدا اسے تبلیغ کا موقع دیتا ہے۔ پھر اس کو ایک قسم کی دھن ہو جاتی ہے۔ خواہ کوئی مانے یا نہ مانے اس میں ایک ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور وہ قولِ موجہ سے لوگوں کو امر بالمعروف کرتا ہے۔ پھر وقت آتا ہے جب حکم ہوتا ہے کہ لوگوں سے یوں کہو۔ جوں جوں ترقی کرتا جاتا ہے خدا کا فضل اور درجات بڑھتے جاتے ہیں۔

قربانی کا نظارہ عقلمند انسان کے لئے بہت مفید ہے اپنے اعمال کا مطالعہ کرو۔ اپنے فعلوں میں، باتوں میں، خوشیوں میں، ملنساریوں میں، اخلاق میں غور کرو کہ ادنیٰ کو اعلیٰ کے لئے ترک کرتے ہو یا نہیں۔ اگر کرتے ہو تو مبارک ہے۔ ہمارا وجود عیب دار قربانیاں چھوڑ دے تمہاری قربانیوں میں کوئی عیب نہ ہو نہ سینگ کٹے ہوئے نہ کان کٹے ہوئے۔

قربانی کے لئے تین راہیں ہیں (۱) استغفار (۲) دعا (۳) صحبت علماء۔ انسان کو صحبت سے بڑے بڑے فوائد پہنچتے ہیں صحبتِ صالحین حاصل کرو۔ قربانی کے لئے تین دن ہیں پر روحانی قربانی والے جانتے ہیں کہ سب ان کے لئے یکساں ہیں میں تمہیں وعظ تو ہر روز سناتا ہوں خدا عمل کی توفیق دیوے۔"

(خطبات نور جلد دوم صفحہ ۳۳، ۳۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روز نامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ ماہِ نبوت ۱۳۵۳ ہش

"بھوک کا عذاب"

بھارت کا ایک بہت وسیع علاقہ اور سارا بنگلہ دیش آجکل قحط کی لپیٹ میں ہے اور علی الخصوص بنگلہ دیش کے متعلق تو ایسی المناک خبریں اخبارات میں مسلسل شائع ہو رہی ہیں کہ جنہیں پڑھ کر بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ روزانہ ہی وہاں لوگ ہزاروں کی تعداد میں بھوک سے مر رہے ہیں اور اب تک ڈیڑھ لاکھ انسان موت کی آغوش میں جا چکے ہیں۔

پھر قحط ان دو ملکوں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس کے منحوس سائے ابھی سے پورے کرۂ ارض پر پڑتے دکھائی دے رہے ہیں۔ امریکہ جو اپنا فاضل اناج دنیا کے کمی والے علاقوں کو سپلائی کیا کرتا تھا کچھ خشک سالی کی وجہ سے اور کچھ تیل کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ اور نتیجۃً کھاد کی پیداواری قیمت یکدم بہت بڑھ جانے کے باعث زیادہ اناج پیدا کرنے کے قابل نہیں ہے اور اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ کمی والے علاقے تو درکنار قحط زدہ علاقوں میں ہی اناج پہنچا کر وہاں لاکھوں انسانوں کو موت کی آغوش میں جانے سے بچا سکے۔ جنوبی ایشیا اور افریقہ کے وسیع علاقے بھی آبادی میں بے پناہ اضافے اور آفات سماوی کی بدولت اناج کی بے پناہ کمی کا شکار ہیں۔ گو پاکستان ابھی تک اس لحاظ سے محفوظ ہے لیکن ابھی سے نظر آ رہا ہے کہ مستقبل کے آثار اچھے نہیں ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید اپنے ایک حالیہ مضمون میں رقمطراز ہیں :۔

"پاکستان میں کال نہیں ہے، بنگلہ دیش اور ہندوستان کے مقابلہ میں حالات بہتر ہیں، لیکن عجب نہیں کہ آگے چل کر یہاں بھی حالات ایک سنگین روپ لے لیں کیونکہ آثار ایسے ہی ہیں۔ مثلاً پاکستان میں اناج کی پیداوار کا جو اندازہ کیا گیا تھا وہ غلط نکلا اور وہ بھی بقدر دس لاکھ ٹن کے۔ تربیلا ڈیم میں خرابی کے سبب سے جو پانی ضائع کرنا پڑا اس سے فصل ربیع متأثر ہوگی اور خود حکام کا بیان ہے کہ اربوں روپوؤں کا نقصان ہوا ہے۔ ایسے (حالات) میں پاکستان کو غیر ملکی اناج پر تکیہ کرنا پڑے گا یعنی پہلے کے مقابلہ میں کہیں زیادہ۔ سوال یہ ہے کہ آیا ہمیں دوسرے ممالک سے اناج مل جائے گا؟ ہمارے نزدیک اس کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔"

(سنڈے مشرق لاہور ۱۰ر نومبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۱)

ایک بنگلہ دیش ہندوستان، پاکستان یا جنوبی ایشیا کے دوسرے ممالک پر ہی کیا منحصر ہے خوراک کا بحران پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیتا دکھائی دے رہا ہے اور عالمی سطح پر ابھی سے اس سنگین مسئلہ پر غور شروع ہو گیا ہے اور حالات پر قابو پانے کے لئے ابھی سے دَوڑ دھوپ کی جا رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بھوک کا عذاب انتہائی سخت عذاب ہوتا ہے چنانچہ آنے والے خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے روزنامہ "امروز" لاہور اپنے ۸ر نومبر ۱۹۷۴ء کے اداریہ بعنوان "بھوک کا عذاب" میں اس عذاب کی ہولناکی پر روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہے :۔

"بھوک اتنی تیزی سے انسانوں اور قوموں پر غلبہ پا رہی ہے کہ وہ انکی ساری خوبیاں نچوڑ لے گی اور انہیں ہر بُرائی اپنانے پر مجبور کر دے گی۔ پیٹ بھرنے کے لئے انسان وہ سب کچھ کر گزرتا ہے جس کی اخلاق اور عقائد اجازت نہیں دیتے۔ اس کے باوجود بھوک کی آگ ٹھنڈی نہ پڑے تو انسان، انسان کو بھی کھانے پر تیار ہو جاتا ہے۔ افلاس کا بوجھ ان گنت انسان اٹھائے دھیرے دھیرے اپنی قبروں کی طرف رواں رہتے ہیں (بایں ہمہ) وہ اپنا اخلاق اور ایمان بچانے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن بھوک کا عذاب چند روز بھی برداشت نہیں ہوتا۔ وہ انسان کو وحشی اور درندہ سب کچھ بنا سکتا ہے۔"

(روزنامہ "امروز" لاہور ۸ر نومبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۳)

الغرض بھوک کے امکانی عذاب کے آثار دیکھ کر دنیا ابھی سے لرز رہی ہے اور اس سے نجات کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہی ہے۔ لیکن دنیا کے غذائی ماہرین کی تمام دوڑ دھوپ قحط رُونما ہونے کے مادی اسباب و عوامل کی چھان بین اور انتہائی محدود ظاہری مساعی اور تدابیر بروئے کار لانے تک محدود ہے۔ یہ معاملہ ہی ایسا ہے کہ جو بہت حد تک انسانی کوشش اور تدبیر سے بالا ہے کیونکہ بارشیں برسانا، دریاؤں میں وافر مقدار میں پانی لے آنا، زیر زمین پانی کی گرتی ہوئی سطح کو اُوپر کرنا اور دیگر آفات سماوی کو رونما نہ ہونے دینا انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ اس میں وہ سراسر بے بس اور لاچار ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اناج کی قلت یا فقدان اور اس کے تدارک کا ایک رُوحانی پہلو بھی ہے اور اس روحانی پہلو کو اس درجہ بنیادی اہمیت حاصل ہے کہ اس پر غور کئے اور اس سے رہنمائی حاصل کئے بغیر اس زمانہ کے لوگ اپنی تمام تر سائنسی ترقی کے باوجود اس مسئلہ پر قابو نہیں پا سکتے۔ ہم اس رُوحانی پہلو اور اسکے بارہ میں قرآنی تعلیم پر انشاءاللہ العزیز آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔ وباللہ التوفیق۔

بواجے بو۔ سیرالیون میں زیرِ تعمیر ہسپتال کے مختصر کوائف

(محترم سیکرٹری صاحب مجلس نصرت جہاں ربوہ)

نصرت جہاں کلینک بواجے بو۔ سیرالیون کے انچارج مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب ایم ، بی ، بی ، ایس۔ ایف ، آر ، سی ، ایس اپنے خط مورخہ ۳ر نومبر ۱۹۷۴ء میں مطلع فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہسپتال کی نئی زیرِ تعمیر عمارت پر چھت پڑنے کا کام شروع ہو گیا ہے۔

قارئین الفضل کو یاد ہوگا کہ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے جون ۱۹۷۱ء میں نصرت جہاں "آگے بڑھو سکیم" کے ماتحت اس کلینک کی ابتداء ایک کرایہ پر لئے گئے مکان میں کی تھی۔

بعد ازاں سیرالیون کی حکومت نے بواجے بو میں نہایت باموقع برلب سڑک دس ایکڑ کا پلاٹ ہسپتال کی اپنی عمارت تعمیر کرنے کے لئے لیز پر دے دیا۔ ۱۶ر ستمبر ۱۹۷۳ء کو عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ کم و بیش تین لاکھ روپے کے مصرف سے زیرِ تعمیر یہ ہسپتال اُمید ہے کہ انشاءاللہ العزیز جلد مکمل ہو جائے گا۔ ہسپتال کی اپنی عمارت تعمیر ہو جانے کے بعد مقامی باشندوں کے لئے اور زیادہ سہولت میسر آ سکے گی۔ موجودہ صورت میں بھی جب کہ ہسپتال نسبتاً ایک چھوٹی جگہ میں چلایا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب کو مقبول خدمت کی توفیق میسر آئی ہے۔ گذشتہ تین سال کے عرصہ میں اس ہسپتال میں ستّر ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا ہے جن میں سے کوئی دو ہزار نادار مریضوں کا علاج بالکل مفت ہوا ہے۔ جب کہ دوسرے مریضوں سے واجبی فیس لی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس عرصہ میں ڈیڑھ ہزار کے قریب کامیاب اپریشن ہوئے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب کی طرف سے ماہوار رپورٹ بابت ماہ ستمبر ۱۹۷۴ء حال ہی میں موصول ہوئی ہے اس کے مطابق ماہ ستمبر میں کُل (۲۵۵۵) دو ہزار پانچ سَو پچپن مریضوں کا علاج کیا گیا جن میں سے ۳۸۲ مریضوں نے ہسپتال میں داخل رہ کر علاج کروایا۔ اس ماہ ۳۲۹ مریضوں کا علاج بالکل مفت کیا گیا۔ اور دورانِ ماہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۷۲ کامیاب اپریشن کئے گئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نصرت جہاں سکیم کے بابرکت مقاصد میں غیر معمولی برکت ڈالے اور واقف ڈاکٹر صاحبان کو بے لوث خدمت خلق کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْن

محترم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی

خدا تعالیٰ نے تمام کائنات پر غالب ہے وہ سب قوتوں کا سرچشمہ ہے۔ وہ وحدہٗ لاشریک ہے اس کے کسی قانون کے نافذ کرنے یا فیصلہ کرنے میں کوئی مداخلت نہیں کر سکتا سب قوتوں کے مالک نے اپنا غلبہ اور قوت کا اقرار کرانے کے لئے قوانین بنائے جن میں ایک قانون یہ بھی ہے کہ

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ
اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ (مجادلہ ۲۲)

یعنی اللہ نے اپنی ذات پر فرض کر دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے وہ قوت والا اور غالب ہے۔
ایک اور مقام پر فرمایا۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ
(مومن ۔)

ہم خود اپنے رسولوں اور ان کی جو ہمارے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی مدد کیا کرتے ہیں بنی نوع کو اپنے اس قانون پر یقین دلانے اور ان کی تسلی کے لئے اعلان فرمایا۔

سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ
انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ

جاؤ اور زمین پر گھوم پھر کر دیکھو کہ میرا اور نبیوں کے جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ کیا زلزلوں نے اُن کی بستیوں کو تہہ و بالا نہیں کیا؟ آندھیاں جن چیزوں پر چلیں اُسے تباہ نہیں کرتی چلی گئیں اور اسے گلی ہوئی ہڈیوں کی طرح نہیں کر دیا؟ کیا بحر محل کو سیلاب اور سمندر میں غرق کر کے پانی کی مخلوق کی خوراک نہیں بنایا؟ ابابیلوں کے جھنڈ کے جھنڈ نے منکرین کی لاشوں کو بھوسے کی طرح نہیں کر دیا؟ اور کیا ہمارے آقا (فداہ نفسی) کی کنکریوں بھری مٹھی نے کفار کی شکلیں بگاڑ کر نہیں رکھ دیں اور لشکر کے سب سے بڑے سردار ابوجہل کو دو کمسن بچوں کے ہاتھوں کیفر کردار تک نہیں پہنچایا۔ کون انکار کر سکتا ہے کہ قیصر و کسریٰ جیسی مہذب ترین، جاہ و حشمت کی مالک اور اپنے زمانہ میں سب سے طاقتور کہلانے والی سلطنتیں چند غازیان اسلام کے ہاتھوں یکسر مٹا دی گئیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والوں نے خدا اور اس کے رسول کا صرف زبانی ہی اقرار کیا اور پھر اس کی نصرت کے وارث بنے؟ نہیں ایسا نہیں امنّا صدقنا کہنے والوں نے خدا تعالیٰ ۔ ۔ ۔ کی عبادت کو حرز جان بنایا۔ خدا تعالیٰ کے بندوں سے پیار و محبت کا سلوک کیا ماں باپ، یتیموں اور غریبوں کی مدد کرتے۔ ہمسایوں سے اپنے رشتہ داروں کا سا سلوک کرتے۔ تکبر و غرور سے انہیں نفرت تھی۔ والدین کی اطاعت وہ اپنا فرض سمجھتے تھے اور پھر سب سے اہم قانون صبر پر انہوں نے اس حد تک عمل کیا کہ ان کے جسموں کو آروں سے چیرا گیا۔ لوہے کی کنگھیوں سے ان کے جسم سے گوشت نوچا گیا۔ انہیں ننگے جسم تپتی ہوئی ریت پر گھسیٹا گیا۔ عورتوں کی شرمگاہوں پر نیزے مار کر شہید کیا گیا۔ چٹائیوں میں لپیٹ کر ناک میں دھواں چھوڑا گیا۔ وہ [illegible] ہوئے اور بشاشت سے حمد کے گیت گاتے ہوئے قربان ہو گئے۔ لیکن انہوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور پھر دنیا نے خدا تعالیٰ کے وعدہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ کو روز روشن کی طرح پورا ہوتے دیکھا۔

آئیے! اب ہم ان آیات قرآنیہ پر غور کریں جن میں صبر کی تلقین کی گئی ہے اور ساتھ ہی انعام کا وعدہ دیا گیا ہے اور پھر یہ کہ رحمۃ للعالمین اور آپ کے صحابہؓ نے کس طرح عمل کیا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔ یعنی اور جو غصہ دبانے والے لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اللہ (ایسے) محسنوں سے محبت کرتا ہے (آل عمران - ۱۳۵) مخالفین دشمنوں کے قتل کرنے یا گالیاں سنکر خاموشی اختیار کر لینے ہی سے صبر کی آزمائش پوری نہیں ہوتی بلکہ اس سے بڑھ کر مومنوں کو آگاہ کیا گیا ہے کہ تمہارا سوشل بائیکاٹ کیا جائیگا۔ تمہیں بھوکا مارنے کے لئے کھانے پینے کی چیزوں سے محروم کیا جائیگا۔ تمہارے مال بھی محفوظ نہیں ہونگے تمہارے گھروں کو لوٹ کر اور نذر آتش کر کے تمہارے صبر کی آزمائش کی جائیگی۔ جیسے کہ فرمایا۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۗ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ۔ (البقرہ ۱۵۶) اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک (سے) اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعہ (سے) ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول تو ان) صبر کرنیوالوں کو خوشخبری سنا دے۔ اس آیت میں بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ کہہ کر انعام کی جو خوشخبری دی گئی ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ گالی سنکر اس کا جواب نہ دینا بلکہ خاموشی اختیار کر لینا یا عزیزوں کو قتل کیا جائے اور دیگر تکلیفیں دی جائیں تو صبر کے ساتھ خاموشی اختیار کر لینا ہی کافی ہے۔ بلکہ صبر کے ساتھ ایک شرط رکھی گئی ہے کہ جب تم میری رضا کی خاطر صبر دکھاؤ تو لازم ہے کہ عاجزی اختیار کرتے ہوئے دعاؤں سے بھی میری مدد چاہو یعنی صبر اور دعا لازم و ملزوم ہیں۔ اور ایسا کروگے تو سنو تمہیں جنت میں ایک گھر عطا کیا جائیگا۔ فرمایا!

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ
رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا
مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً
وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ

(الرعد ۲۳) یعنی جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا ہے اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا ہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چھپ کر بھی اور ظاہراً بھی ہماری راہ میں خرچ کیا ہے اور جو بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دور کرتے ہیں انہی کے لئے اس گھر کا (بہترین) انجام (مقدر) ہے۔ اور اس گھر کی خدا تعالیٰ نے ان الفاظ میں تعریف کی ہے

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ
صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَ
ذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ
عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۚ سَلٰمٌ
عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى
الدَّارِ

یعنی مستقل رہائش کے باغات جن میں وہ (خود بھی) داخل ہوں گے اور اُن کے بڑوں اور ان کی بیویوں اور ان کی نسلوں میں سے بھی (وہ لوگ جنہوں نے نیکی اختیار کی ہوگی) اس میں داخل ہونگے اور فرشتے ہر دروازہ سے" اُن کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) تمہارے لئے سلامتی ہو کیونکہ تم ثابت قدم رہے۔ پس (اب دیکھو تمہارے لئے) اس گھر کا کیا ہی اچھا انجام ہے۔

خدا تعالیٰ کے اس قانون اور مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جس کی ہر حرکت اس کی رضا کے لئے تھی اور آپ کے صحابہؓ نے کس رنگ میں خدائی قانون کی پابندی کی جس سے خوش ہو کر خیر الفاتحین نے مومنوں کو حکم دیا کہ میرے پیارے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دن رات درود بھیجتے رہو (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ) اور صحابہؓ کو رضی اللہ عنہ کے خطاب سے نوازا۔

تاریخ شاہد ہے کہ رحمۃ للعالمین کے پڑوسی آپ کے گھر میں پتھر پھینکتے دروازے پر کانٹے بچھاتے۔ گھر کے اندر گندی اور بدبودار چیزیں ڈال دیتے تو آپ (فداہ نفسی) پتھر کا جواب پتھر سے دیتے ہمسایوں سے پیار و محبت کا درس دینے والا پاک وجود اپنے دروازے کے سامنے سے کانٹے اُٹھا کر بداخلاقی کا ارتکاب کرنے والوں کے دروازے کے سامنے نہ ڈالتا۔ محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے گندی اور بدبودار چیزیں اٹھا کر واپس اُن کے گھروں میں نہ پھینکیں اور نہ اخلاق کا یہ مجسمہ انہیں بُرا بھلا کہتا۔ بلکہ رحمۃ للعالمین جس کی فطرت میں کسی کو دُکھ میں دیکھ کر تڑپ اٹھنا تھا۔ وہ ظالموں کی ایسی حرکتوں پر گندی چیزوں کو اٹھا کر باہر لاتا اور بڑے ہی درد بھرے اور دُکھے دل سے صرف اتنا کہتا کہ اے بنو عبد مناف یہ تم اچھا ہمسائیگی کا حق ادا کر رہے ہو۔

ایک دفعہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے عقبہ بن ابی معیط غصہ میں اٹھا اور ظالم نے آپ کے گلے میں کپڑا ڈال کر اس زور سے ساتھ کھینچا کہ آپ کا دم گھٹنے لگا آپ سے جنون کی حد تک محبت کرنیوالے حضرت ابوبکرؓ کو علم ہوا تو دوڑتے آئے اور آپ کو اس بدبخت کے شر سے بچایا۔ سب سے زیادہ صبر کرنیوالے اور بلند ترین اخلاق کے مالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو یہ نہیں کہا کہ آؤ دونوں مل کر اس نابہنجار کے گلے میں اسی طرح کپڑا ڈالکر انتقام لیں۔ بلکہ پیارے محبوب صبر کرتے ہوئے خاموش رہے اور حضرت ابوبکرؓ نے وہ رخ کیا آگے سے ظلم کرنے والے شخص کو بڑے ہی درد بھرے الفاظ میں صرف اتنا کہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ
يَقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ (بخاری)
کیا تم ایک شخص کو اس لئے
قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے
میرا رب خدا ہے۔

ایک موقع پر حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف چند اصحاب کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی "یا رسول اللہ! جب ہم مشرک تھے تو معزز تھے اور کسی کو ہماری طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہ تھی لیکن جب سے ہم خدائے واحد پر ایمان لائے ہیں اور آپ کی تصدیق کی ہے ہم کمزور ہو گئے ہیں اور ذلیل ہو کر ہمیں کفار کے ظلم سہنے پڑتے ہیں۔ پس اے ہمارے آقا! (فداہ نفسی) ہم کو اجازت دیں تا ہم کفار کا مقابلہ کریں۔" اگر کوئی دنیادار اور لڑائی جھگڑے کا دلدادہ لیڈر ہوتا تو کہتا کہ جاؤ اپنی بے عزتی کا بدلہ لو لیکن محبوبِ دوجہاںؐ نے جو خدا تعالےٰ کی صفتِ رحمانیت کا مظہر تھا ان فیصلہ کن الفاظ میں فرمایا:۔

"اِنِّیْ اُمِرْتُ بِالْعَفْوِ
فَلَا تُقَاتِلُوْا"
مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
عفو کا حکم ہے پس میں تم کو
لڑنے کی اجازت نہیں دے
سکتا۔ (سبحان اللہ)

پھر طائف کے سفر کے موقع پر صبر کا جو نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا دنیا کا کوئی شخص آج تک نہ دکھا سکا اور نہ دکھا سکے گا۔ طائف کے رئیس اعظم عبد یالیل نے شہر کے اوباش نوجوان آپؐ کے پیچھے لگا دیئے اور وہ بدبخت تین میل تک آپؐ پر پتھر برساتے رہے۔ آپؐ کے جسمِ مبارک سے اتنا خون بہا کہ سارا جسم خون سے تر بتر ہو گیا اور خون کے جوتوں میں چلے جانے سے پاؤں جوتوں سے چمٹ گئے۔ اس وقت خدا تعالےٰ کے حکم سے پہاڑوں کا فرشتہ آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے خدا نے آپ کے پاس بھیجا ہے حکم ہو تو میں پہلو کے ان دونوں پہاڑوں کے درمیان ان بستی والوں کو پیس کر خاتمہ کر دوں۔" کیا ہی اچھا موقع تھا بدلہ لینے کا۔ مگر وہ پیارا وجود جس کی اپنی ذات پر اور اس پر ایمان لانے والوں پر انتہائی ظلم کئے گئے یہاں تک کہ عورتوں کو بھی نیزے مار مار کر شہید کیا گیا وہ ایک لمحہ سوچے بغیر کہہ سکتا تھا کہ ہاں جلدی کرو۔ قربان جائیں ہمارے بن کر سب کائنات کے لئے آیا۔ اس نے انتقام کا بالکل نہ سوچا۔ اس نے کہا تو یہ کہا "نہیں، نہیں، ہرگز نہیں۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالےٰ انہی لوگوں میں سے وہ لوگ پیدا کرے گا۔ جو خدائے واحد کی پرستش کریں گے" (اللہ اکبر)

مسلمان عورتوں نے بھی یقیناً مردوں سے زیادہ عفو اور صبر کے بے مثال نمونے دکھائے ہیں۔ لبینہ جو بنو عدی کی لونڈی تھیں اسلام لانے سے پہلے حضرت عمرؓ ان کو اتنا مارتے کہ مارتے مارتے تھک جاتے تو دم لے کر پھر مارنا شروع کر دیتے۔ حضرت لبینہؓ روتی ہوئی حضرت عمرؓ سے بدزبانی نہ کرتیں، ان کے بچوں کے لئے بددعا نہ کرتیں، دنیا کو سنانے کے لئے واویلا نہ کرتیں بلکہ ناصحانہ انداز میں کہتیں "عمر! اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا تو خدا اس ظلم کو بے انتقام نہ چھوڑے گا۔"

زنیرہؓ بنی مخزوم کی لونڈی تھیں ابوجہل نے انہیں اس بے دردی سے مارا کہ ان کی آنکھیں جاتی رہیں لیکن اس صابرہ نے منہ سے کوئی غیر موزوں کلمہ نہ نکالا۔ حقیقی عشق کی فلاسفی سے محروم ابوجہل سمجھتا تھا کہ زنیرہؓ کی ظاہری آنکھیں (جو خدا تعالیٰ کی عنایات کا مشاہدہ کرتیں اور آنحضرتؐ کے پیارے اور نہایت ہی خوبصورت چہرۂ مبارک کے دیدار سے سکون اور راحت کا سامان پیدا کرتیں) ضائع کر دینے سے اس کو مسرتوں سے محروم کر دے گا؟ وہ محروم محبت کیا جانے کہ عشق و محبت میں ظاہری آنکھیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ کاش وہ جانتا کہ دل کی آنکھ ہی وہ آنکھ ہے جو اُن نظاروں کو دیکھتی اور اُن سے لطف اندوز ہو سکتی ہے جس کی بینائی کو ضائع کرنا اس بدبخت اور کسی اور انسان کے بس کی بات نہ تھی۔

حضرت عمارؓ، اُن کے والد اور بوڑھی والدہ سمیہؓ کو کفار انتہائی سخت تکلیفیں دے رہے تھے تو اتفاقاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرف آنکلے۔ آپؐ نے ان کو دیکھ کر دردمندانہ لہجے میں فرمایا "صبراً یا آل یاسر فان موعدکم الجنۃ" کہ اے آلِ یاسر! صبر کا دامن نہ چھوڑنا۔ خدا تعالیٰ نے تمہاری ان تکلیفوں کے بدلہ میں تمہارے لئے جنت تیار کر رکھی ہے۔ آخر یاسرؓ شہید کر دیئے گئے اور ظالم ابوجہل نے بوڑھی سمیہؓ کی ران میں اس بے دردی سے نیزہ مارا کہ وہ ان کے کمزور اور نازک جسم کو کاٹتا ہوا شرمگاہ تک جا نکلا اور وہ خدا اور اس کے رسولؐ پر قربان ہو گئیں۔

یہ تھیں وہ بزرگ ہستیاں جنہوں نے قربان کر دیا اور خدا تعالےٰ کے قانون کی ہر حالت میں پابندی کی، جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کو اپنانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ انہوں نے صرف اس لئے صعوبتیں اور تکلیفیں برداشت کیں اور جان کی بازی لگا دی کہ خدائے واحد کا حکم تھا صبر کرو اور دعائیں کرو، دعائیں کرو اور میری نصرت کے وارث بنو۔ پھر یہ ان پاک ہستیوں کے صبر کا نتیجہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ میرے ان صابر بندوں کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کرو اور اس گھر کا نام "دارالحمد" رکھو۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہؓ اور صحابیاتؓ کے عملی نمونہ کو دیکھ کر اور ان انعامات کو جو خدا تعالےٰ نے ان کے لئے مقدر کر رکھے ہیں۔ کیا خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانے والوں کے قدم کسی مصیبت میں ڈگمگا سکتے ہیں؟ انکے ایمانوں میں کمزوری پیدا ہو سکتی ہے؟ وہ سوچ بھی سکتے ہیں کہ ان کے ہاتھ سے صبر کا دامن چھوٹ جائے گا۔ جب ان کو بھوکے مارنے کے منصوبے بنائے جائیں گے، ان کے گھروں کو نذرِ آتش کیا جائے گا، ماں کی آنکھوں کے سامنے اس کے بچوں کو گولی کا نشانہ بنایا جائے گا یا ایک غریب کی ساری زندگی کا اثاثہ لوٹ کر اس کی خوشیوں کو پامال کیا جائے گا؟ نہیں، یہ ناممکنات میں سے ہے۔ کون ہے جو خدا اور اس کے رسولؐ کی ناراضگی مول لے اور "دارالحمد" سے محروم رہے۔

ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے کیا ہی پیارے، میٹھے اور دل موہ لینے والے الفاظ میں صبر کی تفسیر بیان فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"سورۂ آلِ عمران میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ اور اس آیت میں صبر کے دو پہلو نمایاں کئے ہیں۔ اسی آیت میں جس کے آخر میں فرمایا ہے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ اس کے شروع میں دو معنی بتائے۔ ایک یہ کہ وہ تکالیف جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہنچی ہیں ان کے نتیجے میں نہ انسان سست ہوتا ہے نہ ضعف کے آثار اس کے اندر پیدا ہوتے ہیں یعنی ضعف اور کمزوری پیدا نہیں ہوتی اور سستی پیدا نہیں ہوتی۔ تو جتنی (آفات کے ذریعہ اور ابتلاء کے ذریعہ اور بأساء کے ذریعہ اور ضراء کے ذریعہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان کیا ہے) خدا تعالیٰ کے بندے کی اس کے محبوب کی طرف سے آزمائش کی جاتی ہے اسی نسبت سے اس کے اعمال صالحہ میں وہن اور سستی کی بجائے زیادہ شدت پیدا ہوتی ہے اور ضعف و کمزوری کی بجائے توانائی اور طاقت پیدا ہوتی ہے، وہ اور ابھرتا ہے جس طرح بچے ٹینس کی گیند کے ساتھ اور ربڑ کی گیند کے ساتھ کھیلتے ہیں (بچپن میں ہم بھی بہت کھیلا کرتے تھے اب وہ عمر گزر گئی) جتنے زور سے گیند کو زمین پر آپ پھینکیں اتنے ہی زور کے ساتھ وہ زیادہ اونچا اُبھرے گا تو انسان جب اللہ تعالےٰ کی محبت اپنے دل میں پیدا کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کی آزمائش کے لئے اور اس کے ثواب میں زیادتی پیدا کرنے کے لئے اور اپنی محبت کا زیادہ حسین رنگ میں اظہار کرنے کے لئے اپنی مخلوق میں سے بعض کو اپنے اس بندے کو زمین پر پٹخنے کی اجازت دے دیتا ہے کہ میرے اس بندے کو زمین پر زور سے پٹخو! اور جب وہ پٹخا جاتا ہے تو وہ ایک کمزور ایمان والے کی طرح یا غافل کی طرح زمین کے ساتھ چپک نہیں جاتا بلکہ جتنے زور سے پٹخا جاتا ہے اتنا بلند ہوتا اور اللہ تعالےٰ کے قریب ہو جاتا ہے۔ تو اس آیت میں صبر کے ایک معنی یہ بتائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص مجھ سے پیار کرتا ہے میں اس کی آزمائش کرتا ہوں اور اس کو مصیبتوں میں ڈالتا ہوں اگر میرے ساتھ پیار سچا ہو تو اس ابتلاء اور امتحان کے اوقات میں میری محبت کے اظہار میں نہ سستی پیدا ہوتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عشق کے تعلق میں کمزوری اور ضعف پیدا ہوتا ہے - بلکہ جوں جوں اُسے مصائب میں مبتلا کیا جاتا ہے اور پیسا جاتا ہے اُسی نسبت سے اس کا پیار زیادہ اُبھرتا ہے اور وہ ایسے اعمال بجا لاتا ہے جن کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی محبت جو وہ خدا سے حاصل کرتا ہے وہ پہلے سے کہیں زیادہ ہوتی ہے - اس کے جلوے زیادہ حسین اور اس کا عرفان (بندہ کے دل میں) نسبتاً بہت زیادہ عظمتوں والا بن جاتا ہے۔"

پھر فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس صبر کرنے والے سے پیار کرتا ہوں جسے میری راہ میں دُکھ دیا جاتا ہے اس میں نہ کمزوری واقع ہوتی ہے نہ ضعف واقع ہوتا ہے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ بشاشت کے ساتھ اور پہلے سے بھی زیادہ ذوق اور شوق کے ساتھ (جیسا کہ میں نے بتایا رمضان کی عبادتوں میں یہ انسان کی حالتِ روحانی ہو جاتی ہے) میرا بندہ میری طرف بڑھتا ہے اور جتنی تیزی سے وہ میری طرف بڑھتا ہے اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ میں اس کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہوں۔ یہ اس کی جزا ملتی ہے - اور اس آیت میں صبر کے دوسرے معنی یہ کئے گئے ہیں کہ مخالف کے سامنے تذلل اختیار نہ کرنا بلکہ غیر اللہ کے سامنے تذلل توحید سے بُعد کا نام ہے - کیونکہ جو توحید خالص پر قائم ہوتا ہے وہ تو غیر اللہ کو ایک مرے ہوئے کیڑے کی مانند بھی نہیں سمجھتا اور حقیقت بھی یہی ہے۔"

(الفضل ۲۶ر تبوک ۱۳۵۳ھش)

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۱۸۲۹ :-

میں فاطمہ بیگم بنت چوہدری حسن الدین صاحب قوم جٹ و پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال - پیدائشی احمدی ساکن ربوہ - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے -

۱- زیور طلائی وزنی ۱۰ ماشہ مالیتی -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -

الامۃ - فاطمہ بیگم بنت چوہدری حسن الدین صاحب محلہ دار العلوم غربی ربوہ -
گواہ شد - چوہدری نذیر احمد ولد چوہدری محمد سعد اللہ صاحب دار العلوم غربی ربوہ
گواہ شد - الحاج چوہدری محمد رمضان ولد غلام حسین صاحب دار العلوم غربی ربوہ -

مسل نمبر ۲۱۸۳۰ :-

میں امۃ العزیز بیگم زوجہ مرزا محمد اسلم حیات بیگ صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے -

۱- حق مہر مبلغ -/۲۰۰ روپے
۲- زیور طلائی وزنی ۳ تولہ مالیتی -/۱۶۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی -

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -

الامۃ - امۃ العزیز بیگم زوجہ مرزا محمد اسلم حیات بیگ صاحب 5-A/425 گلبرگ A لائل پور - گواہ شد - مرزا محمد اسلم حیات بیگ (خاوند موصیہ) ناظم تشخیص جائیداد موصیاں صدر انجمن احمدیہ ربوہ - گواہ شد - حافظ محمد اکرم حنیف ضلعدار کلرک ضلع لائل پور -

مسل نمبر ۲۱۸۳۱ :-

میں رحیمن زوجہ مولوی رحمت اللہ صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ملک پور کھارے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے -

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی -

الامۃ - رحیمن زوجہ مولوی رحمت اللہ صاحب ساکن ملک پور کھارے براستہ سید والہ تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ -
گواہ شد - مولوی رحمت اللہ (خاوند موصیہ) ملک پور کھارے ضلع شیخوپورہ -
گواہ شد - محمد عبد اللہ ولد غلام محمد صاحب ملک پور کھارے ضلع شیخوپورہ

(۲۵) پرانی اور "لاعلاج" امراض
کی ادویات کے نتائج
مکرم جناب محمد حنیف صاحب مکان نمبر ۱ اسٹیو اے جی سٹریٹ کرشن نگر لاہور نے لکھا ہے "میں نے "اینٹی پائیوریا" استعمال کی اس سے میرا "لاعلاج" دانت درد اور مسوڑھوں کا پھولنا بالکل ختم ہو گیا حالانکہ ڈینٹل سپیشلسٹوں نے دانت نکلوا دینے کا ہی مشورہ دیا تھا" بیماری کا نام لکھ متعلقہ دوا (لٹریچر و سیمپل مفت) طلب کریں - فی کورس -/۱۰
کیور رہٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور - کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

وقفِ جدید کا سال ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو ختم ہو رہا ہے

وقفِ جدید کا سالِ رواں ۳۱/۱۲/۵۳ہش کو اختتام پذیر ہو رہا ہے - یعنی قریباً ڈیڑھ ماہ کا نہایت ہی قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے اسلئے جملہ امراء، صدر صاحبان و سیکرٹریانِ مال و وقفِ جدید سے درخواست ہے کہ چندہ وقفِ جدید کی سو فیصد وصولی کا خاص اہتمام فرمائیں اور وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوائیں - انسپکٹران وقفِ جدید مختلف جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں، احباب سے درخواست ہے کہ ان سے پورا پورا تعاون فرمایا جاوے اور حالات کی خرابی کے باعث وقفِ جدید کی مجوزہ آمد میں جو تشویشناک کمی پیدا ہو گئی ہے اس کے پیشِ نظر اصل وعدوں پر نمایاں اضافہ کے ساتھ ادائیگی فرمائی جائے - جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء -

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواستِ دُعا

۱- میرے دائیں ہاتھ کی چھنگلیا کے دو، تیسری انگلی اور انگوٹھے کا ایک ایک پورا کٹ گئے ہیں پہلی دونوں انگلیاں بفضلہ صحیح ہیں اسلئے ہاتھ انشاء اللہ ٹھیک کام دے گا۔ ۹/۱/۵۳ہش سے پٹی باقاعدہ لگ رہی ہے۔ دوستوں سے دعا کے لئے التجا ہے۔

(ڈاکٹر محمد عبد اللہ ہاگورا - وزیر آباد)

۲- لاٹھیانوالہ ۱۹/۵۳ہش میں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب صدر جماعت احمدیہ کے سب سے بڑے پوتے عزیز رفیع احمد کا آگ کی بھٹی میں گرنے کی وجہ سے ایک ہاتھ جل گیا ہے - احبابِ جماعت و بزرگان سے بچے کی صحتِ کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست ہے -

(سید شمشاد احمد ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ - حال ربوہ)

ضرورت
۱- ایک الیکٹریشن (کوالیفائڈ) برائے فیکٹری جو کام کا کم سے کم کسی فیکٹری میں پانچ سال کا تجربہ رکھتا ہو۔
۲- ایک ڈرائیور جو کار چلانا جانتا ہو اور کم سے کم دس سال کا تجربہ رکھتا ہو۔
پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ - پوسٹ بکس ۱۸ - جی ٹی روڈ جہلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینہ ایام:-

آج کی بعض خبروں کا خلاصہ

• لاکھوں روپے کا اناج چرا لیا گیا

لاہور ۹ نومبر۔ درآمد شدہ گندم میں سے جسے کراچی سے ملک کے شمالی علاقوں میں مال گاڑیوں کے ذریعہ بھیجا جاتا ہے ہزاروں من گندم چرائے جانے کا حال ہی میں انکشاف ہوا چوری کا یہ سلسلہ سالہا سال سے بلا روک ٹوک جاری ہے۔ اس چوری کا انکشاف پچھلے دنوں سپیشل پولیس نے پشاور میں کیا تھا جبکہ غلّہ سے لدی ہوئی ایک مال گاڑی کا پورا سٹاک وزن کرنے کا انتظام کیا گیا۔ وزن کرنے پر ۱۷ ہزار روپے کا غلہ کم پایا گیا۔ اس کے بعد انسپکٹر جنرل سپیشل پولیس نے کراچی سے مال گاڑیوں میں آنے والے گندم کے پورے سٹاک کو وزن کرنے کا حکم دیا۔ سپیشل پولیس لاہور آجکل ۶۰ ویگنوں کی ایک مال گاڑی کو جسے لاہور میں روک لیا گیا ہے چیک کر رہی ہے۔ اس نے اب تک ۴۲ ویگنیں چیک کی ہیں اور ۶۳۶۶ من گندم کم پائی گئی ہے جس کی مالیت ڈیڑھ لاکھ روپے بنتی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے گندم دو طرح سے چرائی گئی ہے اوّل تو بعض ویگنوں میں سٹاک کی فہرست کے مقابلہ میں بوریوں کی تعداد کم پائی گئی ہے دوسرے بعض بوریوں میں اصل مقدار سے کم گندم بھری ہوئی تھی حتیٰ کہ بعض ویگنوں میں سے جن میں ۷۰۰ من گندم لادا گیا تھا چیک کرنے پر چار سو من یا چار سو پچاس من گندم برآمد ہوئی اور بعض بوریوں میں ۲½ من کی بجائے صرف ایک من گندم بھری ہوئی تھی۔ پولیس کا خیال ہے کہ یہ ہیرپھیر سالہا سال سے جاری ہے۔ پولیس کے نزدیک مرکزی محکمہ خوراک کے بعض افسران، کراچی پورٹ ٹرسٹ کے بعض افسران اور بعض ریلوے افسران اس نقصان کے ذمہ دار ہیں۔

(پاکستان ٹائمز لاہور ۱۰ نومبر ۷۴ء صا)

• بُک کرایا ہوا بیشتر مال غائب

وزیر آباد ۱۰ نومبر۔ کٹلری ایسوسی ایشن وزیر آباد کے بیشتر ارکان نے محکمہ ریلوے پر الزام لگایا ہے کہ کٹلری کی جو مصنوعات پیٹیوں میں بند کر کے ملک کے دوسرے حصوں میں بھیجی جاتی ہیں ان میں سے اکثر مال راستہ میں ہی پُراسرار طور پر غائب ہو جاتا ہے۔ ریلوے میں اس اندھیر گردی کی وجہ سے اب تک وزیر آباد کے صنعتکار اور چھوٹے بیوپاری لاکھوں روپے کا نقصان برداشت کر چکے ہیں۔ بیوپاریوں کو کلیم بھی نہیں ملتا۔ کٹلری کمپنی کو اب تک ہزاروں روپوں کا نقصان ہو چکا ہے۔ اسی طرح ایک اور بیوپاری محمد صدیق والیس نے بتایا کہ گزشتہ دنوں اس نے مانسہرہ کے لئے ۵۷۰/- روپے کا سامان بُک کرایا جس میں سے ۳۵۶ روپے کا مال راستہ میں ہی چوری ہو گیا۔ اور اس پر ستم یہ کہ وزیر آباد سے بُک کرایا گیا مال دو ماہ میں مانسہرہ پہنچا آدھے سے زیادہ مال راستہ میں ہی پیٹیاں کھول کر چوری کر لیا گیا تھا۔

(روزنامہ "امروز" لاہور ۱۱ نومبر ۷۴ء ص۳)

• ریلوے گودام سے ۲۵ ہزار کا مال غائب

لاہور ۹ نومبر۔ گزشتہ جمعرات کو ریلوے سٹورز کی جوائنٹ انسپکٹر آف ورکس II کے چارج میں ہی اچانک چھاپہ مار کر چیکنگ کی گئی۔ پڑتال کرنے پر ۲۵ ہزار روپے کی مالیت کا سامان کم پایا گیا۔ محمد انور غوری آئی او ڈبلیو II کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

(پاکستان ٹائمز لاہور ۱۰ نومبر ۷۴ء ص۳)

• ریلوے کے ہزاروں گیلن ڈیزل کی چوری

کراچی ۹ نومبر۔ ریلوے اسٹاف نے آپس میں سازش کر کے ریلوے کے ڈیزل شیڈ سے لاکھوں روپے مالیت کے ہزاروں گیلن ڈیزل آئل چرانے اور اسے عام مارکیٹ میں فروخت کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا۔ کل مرکزی وزیر مملکت برائے محنت نے سی آئی اے کی ایک پارٹی کے ہمراہ دہلی کالونی کے ایک مکان پر چھاپہ مار کر کنٹونمنٹ اسٹیشن کے ڈیزل شیڈ سے چرایا ہوا لاکھوں روپے کا ڈیزل برآمد کرایا۔ مالک مکان سمیت چار افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ تحقیقات کی جا رہی ہے کہ ریلوے کے عملے میں سے کون کون اس میں ملوث ہے۔

(پاکستان ٹائمز لاہور ۱۰ نومبر ۷۴ء)

• ٹریفک کے حادثوں میں تین افراد ہلاک

ساہیوال ۹ نومبر۔ کل یہاں ٹریفک کے دو حادثوں میں تین افراد ہلاک ہو گئے۔ پہلا حادثہ یہاں سے ۷ میل دور لاہور ملتان روڈ پر یوسف والا کے قریب رونما ہوا۔ ایک تیز رفتار موٹر کار ایک سائیکل سوار کے پاس سے گزرتی ہوئی ایک درخت سے جا ٹکرائی ڈرائیور منظور اور سائیکل سوار شریف ہلاک ہو گئے باقی چھ آدمیوں کو جو کار میں سوار تھے شدید چوٹیں آئیں۔

دوسرا حادثہ لاہور ملتان روڈ پر یہاں سے ۵ میل دور گمبر کے قریب ہوا۔ ایک تیز رفتار ٹرک نے ایک فوجی افسر فضل حق کی موٹر سائیکل کو ٹکر ماری جس سے وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔

(پاکستان ٹائمز لاہور ۱۰ نومبر ۷۴ء ص۳)

دعائے مغفرت

(۱) ہمارے بہنوئی سید ناصر احمد شاہ بی۔ اے، بی ٹی (علیگ) ۲۶، ۲۷ اکتوبر کی درمیانی شب کو اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے لندن میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم حضرت سید ناصر شاہ صاحبؓ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے منجھلے صاحبزادے تھے۔ ہندوستان میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مشرقی افریقہ چلے گئے تھے جہاں محکمہ تعلیم میں تقریباً ۲۵ سال ملازمت کی اور ۱۹۶۷ء میں بطور ایجوکیشن آفیسر ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد لندن میں مستقل رہائش اختیار کر لی تھی۔ پچھلے سال پاکستان اور ہندوستان کے مختصر دورہ پر آئے تھے۔

مرحوم کی نماز جنازہ لندن میں ہوئی جس میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی شامل ہوئے۔ بعد ازاں انہیں وہیں دفن کر دیا گیا۔

ان کی شادی ہماری منجھلی ہمشیرہ عزیزہ زبیدہ بیگم سلمہا سے ہوئی۔ وہ اپنے پیچھے سات بچے بچیاں چھوڑ گئے ہیں۔ بڑا لڑکا عزیز منصور احمد شاہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ (لندن) ہے۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ ملنسار اور خوش خلق تھے۔ ان کی ناگہانی وفات سے ہمارے خاندان میں ایک خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان پر اپنا خاص فضل نازل کرے۔ آمین

(سید محمد سرور شاہ دار النصر ربوہ و بریگیڈیئر نصیر احمد شاہ لاہور چھاؤنی)

(۲) مکرم محمد سلیم صاحب ابن رستم علی صاحب آف عالمگڑھ ضلع گجرات بقضائے الٰہی ۱۰/۷۴ کو عین جوانی کے عالم میں وفات پا گئے۔ پانچ بچے اور ایک بیوہ یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم سلسلہ احمدیہ کے مخلص کارکن تھے اور اسلام آباد میں شاہ نواز لمیٹڈ میں بطور اسسٹنٹ فرڈ کام کر رہے تھے ان کے والد مکرم رستم علی صاحب نے نہایت مشکل حالات میں احمدیت قبول کی تھی اور سلسلہ کے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ حفاظتِ مرکز سلسلہ میں بھی انہوں نے جانفشانی کے ساتھ کام کیا۔ اب بہت بوڑھے اور کمزور ہو چکے ہیں۔ نظر بھی کمزور ہے

احباب اللہ تعالیٰ کے حضور مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں نیز ان کے والد محترم کے لئے بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو اور مرحوم کے اہل و عیال کو بھی اپنی جناب سے اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ان کا کفیل ہو۔ آمین

(عبد العزیز امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع جہلم)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں صنعتی نمائش

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں ۱۴ نومبر ۱۹۷۴ء بروز جمعرات ۱۰ بجے صبح حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ صنعتی نمائش کا افتتاح فرمائیں گی۔ بہنوں سے استدعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں نمائش دیکھنے کے لئے جامعہ نصرت تشریف لاویں صنعتی نمائش کے علاوہ اشیاء خوردنی کے بھی مختلف سٹال ہوں گے۔ امید ہے کہ بہنیں اپنی بچیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں گی۔

(پرنسپل جامعہ نصرت برائے خواتین۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

محترم جناب عبد السلام صاحب اختر ایم اے آجکل ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال لائلپور میں داخل ہیں۔ محترم ڈاکٹر ولی محمد صاحب ایف۔ آر۔ سی۔ ایس نہایت توجہ سے علاج کر رہے ہیں۔ زخم کی حالت پہلے سے بہتر ہے تاہم شوگر کبھی نارمل ہوتی ہے کبھی زیادہ۔

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترم اختر صاحب کو جلد از جلد مکمل صحت عطا فرمائے۔

آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴